رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd No. L5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۹

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم:۔ یکشنبہ — ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۱ وفا ۱۳۳۳ھش * ۱۱ جولائی ۱۹۵۴ء | نمبر ۹۹

عالمی بنک پانی کی تقسیم کی موجودہ صورت حال کے بعض پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہے (وزیر خارجہ پاکستان)

واشنگٹن ۱۰ جولائی۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل ایک بیان میں کہا کہ عالمی بنک اس وقت ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کی موجودہ صورت حال کے بعض پہلوؤں کی چھان بین کر رہا ہے۔ اسی وجہ سے آج کل بات چیت بند ہے۔ جب عالمی بنک ان پہلوؤں کا جائزہ مکمل کر چکے گا۔ تو بات چیت پھر شروع ہو جائے گی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کل امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے ملاقات کی یہ ملاقات ایک گھنٹے تک جاری رہی۔ بات چیت کے بعد چوہدری صاحب نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ پچھلے دنوں صدر آئزن ہاور اور مسٹر چرچل کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی میں نے مسٹر ڈلس سے اس کے نتائج اور خاص طور پر جنوب مشرقی ایشیا پر اس کے اثرات کے بارہ میں تبادلۂ خیالات کیا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے گا۔ امریکی فوجی سامان کی پاکستان کو ترسیل شروع کر دی جائے گی۔

پاکستان کی نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا

درآمدی فہرست میں کئی ایسی چیزیں بھی شامل ہیں جو اس سے پہلے درآمدی فہرستوں میں شامل نہیں تھیں

کراچی ۱۰ جولائی اس سال جولائی سے لے کر دسمبر تک کی مدت کے لئے درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا۔ اس مرتبہ درآمدی فہرست میں کئی ایسی چیزیں بھی شامل ہیں جو اس سے پہلے درآمدی فہرستوں میں شامل نہیں تھیں۔ ان چیزوں میں سرسوں کا تیل۔ اصلی ریشم کا کپڑا۔ مصنوعی ریشم، سوت اور ریشم اور اون سے بنا ہوا کپڑا۔ استعمال کئے ہوئے کپڑے اور کپڑے دھونے کا پیڑی کا صابن اور سویٹر بننے کا اون شامل ہے۔ درآمد و برآمد کے چیف کنٹرولر مسٹر عشرت حسین نے آج ایک نشری تقریر میں نئی درآمدی پالیسی کا اعلان کیا عام استعمال کی جو اہم چیزیں درآمد کی جا سکیں گی۔ ان میں ٹائیلٹ کا سامان۔ سوتی دھاگہ۔ دوائیاں آلو اور پیاز کے بیج۔ بچوں کے لئے دودھ کی بنی ہوئی چیزیں۔ اخباری کاغذ بیڑی کے پتے۔ کتابیں۔ رسالے۔ سیمنٹ۔ شیشے کا سامان۔ بجلی کی فٹنگ کا سامان۔ پالش۔ ناریل۔ مصالحے۔ عمارتی لکڑی۔ موٹر کاریں اور سائیکلیں شامل ہیں۔ ملک کی صنعتی ترقی میں مدد دینے کیلئے جو چیزیں درآمد کی جائیں گی۔ ان میں لوہا۔ فولاد۔ بجلی کا سامان۔ مشینیں اور ان کے پرزے۔ شیشے کی بوتلیں چمڑے رنگنے کا سامان خام ربڑ۔ مصنوعی ریشم کا دھاگہ اور سینما کی غیر استعمال شدہ فلمیں شامل ہیں۔

ڈاکٹر عثمانی نے درآمدی پالیسی کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ نئے درآمدی تاجروں کو درآمدی لائسنس نہیں دیئے جائیں گے۔ بلکہ صرف پرانے درآمدی تاجروں کو دیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پرانے درآمدی تاجروں کو لائسنس کے لئے درخواستیں دینے کی ضرورت نہیں بلکہ ان کو ان کی category کے لحاظ سے لائسنس جاری کر دیئے جائیں گے۔

دریائے ستلج کے پانی کا رخ پھیرنے پر سردار عبدالرب نشتر کی نکتہ چینی

کراچی ۱۰ جولائی۔ ہندوستان نے بھاکڑہ ننگل ڈیم میں پانی دینے کے لئے دریائے ستلج کے پانی کا رخ تبدیل کر کے جو کارروائی کی ہے۔ سردار عبدالرب نشتر نے اس پر نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس کارروائی کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کا ذریعہ معاش ختم ہو جائے گا۔ اور پنجاب اور بہاولپور کے بہت بڑے علاقے بڑے بڑے ریگستانوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔

نہر سویز کے جھگڑے کے تعطل کو دور کرنیکے لئے برطانوی تجویزیں

قاہرہ ۱۰ جولائی۔ مصری وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ نہر سویز کے جھگڑے کے بارہ میں برطانیہ اور مصر کی بات چیت میں جو تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ اس کو دور کرنے کے لئے تازہ برطانوی تجویزیں قاہرہ کے برطانوی سفارتخانے میں موصول ہو گئی ہیں۔

ترکی لیبیا کو دو ہزار ٹن گندم بھیجے گا

انقرہ ۱۰ جولائی۔ ترکی نے لیبیا کو دو ہزار ٹن گیہوں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ گیہوں مفت بھیجا جائے گا۔

"مارشل لاء کے قیدی" نامی کتاب ضبط

قصور ۱۰ جولائی۔ حکومت پنجاب نے عبداللہ شاکر کی لکھی ہوئی ایک کتاب "مارشل لاء کے قیدی" ضبط کر لی ہے۔ یہ کتاب جماعت اسلامی قصور نے شائع کی تھی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۱۰ جولائی (بوقت ساڑھے نو بجے شب) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"رات حضرت میاں صاحب کو بے چینی بہت رہی اور ایک ڈیڑھ بجے کے بعد نیند آئی صبح بھی کچھ آرام فرمایا۔ جس سے طبیعت بہتر ہو گئی۔ دل کی حالت تسلی بخش ہے۔ مگر نقرس کی درد میں آج کچھ اضافہ ہو گیا ہے۔ آج ٹمپریچر خدا تعالےٰ کے فضل سے کم رہا۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔"

(خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

پانی کا رخ پھیرنے کے متعلق وزیر اعظم کا اظہار خیال

کراچی ۱۰ جولائی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ہندوستان نے دریائے ستلج کا رخ پھیر کر جو قدم اٹھایا ہے وہ ایک سنگین معاملہ ہے اور وہ امن کے لئے خطرہ بن سکتا ہے آپ نے کہا کہ یہ پاکستان کے لاکھوں باشندوں کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔

مسٹر غیاث الدین پٹھان کی مسٹر بسواس سے ملاقات

نئی دہلی ۱۰ جولائی۔ پاکستان کے اقلیتوں کے وزیر مسٹر غیاث الدین پٹھان نے آج نئی دہلی میں ہندوستان کے اقلیتوں کے وزیر مسٹر سی سی بسواس سے ملاقات کی۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان آج شام کو بھی مسٹر بسواس سے ملاقات کرنیوالے تھے۔ مسٹر غیاث الدین آج صبح ہندوستان کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد اور وزیر اعظم پنڈت نہرو سے بھی ملے۔

لاہور پر ٹڈی دل

لاہور ۱۰ جولائی۔ آج لاہور سے ایک ٹڈی دل گذرا۔ یہ ٹڈی دل پچیس منٹ تک شہر پر منڈلاتا رہا۔

استادوں کے تبادلہ کے بارہ میں اردن کی تجویز

عمان ۱۰ جولائی۔ اردن نے عرب لیگ کو ایک تجویز بھیجی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ عرب ملکوں [illegible] وزارت ہائے تعلیم استادوں کے تبادلہ میں [illegible]ستان کے ساتھ تعاون کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

[illegible]سٹ ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمانبرداری اور اطاعت کرنے کی نصیحت

عن ابی عبادۃ بن صامت وھو مریض فقلنا حدثنا اصلحک اللہ بحدیث ینفع اللہ بہ سمعتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال دعانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبایعناہ فکان فیما اخذ علینا ان بایعنا علی السمع والطاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہٗ قال الا ان تروا کفرا بواحًا عندکم من اللہ فیہ برھان۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عبادہ بن صامت بیمار تھے۔ ہم نے انہیں کہا۔ اللہ آپ کو صحت عطا کرے۔ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں۔ جو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنی ہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے ذریعہ سے فائدہ دے۔ انہوں نے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں اسلام کی دعوت دی۔ ہم نے آپ کی بیعت کی۔ بیعت کی شرائط میں سے ایک بات یہ تھی۔ کہ ہم فرمانبرداری اور اطاعت کریں۔ خوشی کی حالت میں اور ناخوشی کی حالت میں۔ تنگی کی حالت میں اور فراخی کی حالت میں اور اپنے سے کسی کو ترجیح دیئے جانے کی حالت میں۔ اور صاحب اختیار لوگوں کے ساتھ ہم جھگڑا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ سوائے اس کے کہ تم ظاہری طور پر کفر کو دیکھو۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس کوئی دلیل ہو۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے ۳۱ر جولائی سے بند ہو چکا ہے۔ اور ۱۸ ستمبر کو کھلے گا۔ ان رخصتوں کے ایام میں داخلہ جاری رہے گا۔ اس لئے جو میٹرک پاس طالب علم خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی درخواستیں بنام پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر براستہ لالیاں ضلع جھنگ کے پتہ پر بھیجدیں۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء کو چار سال میں پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل پاس کرایا جاتا ہے۔ یہ امتحان عربی علوم کا آخری امتحان ہے۔ واقف زندگی طلباء کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ درخواستیں دینے والے طلباء کو ۱۸ ستمبر کو جامعہ احمدیہ میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

اعلان دار القضاء

(۱) ملک عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جنیوٹی ضلع مظفر گڑھ کے خلاف ناظر صاحب بیت المال ربوہ کے مطالبہ بابت ۶/۱۰/۳۸ ہے کے سلسلہ میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ملک عبد الرحمٰن صاحب موصوف حسب وعدہ خود ماہ جون کے آخر تک مبلغ ۶/۱۰/۳۸ روپے ناظر صاحب بیت المال ربوہ کو ادا کریں۔ چونکہ ملک عبد الرحمٰن صاحب کو فیصلہ ہذا کی اطلاع معمولی طریق سے نہیں ہو سکی۔ اس لئے ان کی اطلاع کے واسطے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر ملک عبد الرحمٰن صاحب فیصلہ ہذا کی مکمل نقل حاصل کرنا چاہیں۔ تو بنثر سیل ساڑھے گیارہ آنے کر سکتے ہیں۔

(۲) مکرم حاجی حسن دین صاحب موصی سکنہ محمد نگر گلی ۱۶ مکان ۶ لاہور فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ تین ہزار روپے کی رقم جمع ہے۔ مکرمہ فضل النساء صاحبہ بیوہ اور مکرم مستری محمد حسین صاحب برادر حقیقی مرحوم اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے اس رقم کی تقسیم کے لئے دار القضاء میں درخواست پیش ہوئی ہے۔ لہذا اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث کو یا قرضخواہ کو اس تقسیم پر اعتراض ہو۔ تو بیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔ اس کے بعد کسی کا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گمشدہ رسید بکیں

رسید بک نمبر ۱۰۹، ۱۱۱ جماعت سیالکوٹ چھاؤنی کو بھجوائی گئی تھیں۔ مگر اب ان رسید بکوں کا کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ لہذا کوئی دوست مذکورہ بالا رسید بکوں پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ (ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مما رزقنٰھم ینفقون کی تفسیر

" دوسری جزو اس کی مما رزقنٰھم ینفقون ہے۔ کہ جو کچھ دے رکھا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ عام لوگ رزق سے مراد اشیائے خوردنی لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جو کچھ قویٰ کو دیا جاوے۔ وہ بھی رزق ہے۔ علوم وفنون وغیرہ معارف حقائق عطا ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر معاش مال میں فراخی ہو۔ سب رزق ہے۔

رزق میں حکومت بھی شامل ہے۔ اور اخلاق فاضلہ بھی رزق ہی میں داخل ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ ہم نے دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی روٹی میں سے روٹی دیتے ہیں۔ علم میں سے علم اور اخلاق میں سے اخلاق۔ علم کا دینا تو ظاہر ہی ہے۔ یہ یاد رکھو۔ کہ وہی بخیل نہیں ہے۔ جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا۔ بلکہ وہ بھی بخیل ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو۔ اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس خیال سے اپنے علوم وفنون سے واقف نہ کرنا۔ کہ اگر وہ سیکھ جائیگا۔ تو ہماری بے قدری ہو جائیگی۔ یا آمدنی میں فرق آجائے گا۔ یہ شرک ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا۔ وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے۔ کہ جو اخلاق فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں۔ اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔" (ملفوظات)

علاج کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مجوزہ سفر امریکہ

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر جو عرصہ دراز سے ناساز چلی آرہی ہے۔ نمائندگان مجلس کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ حضور کی خدمت میں امریکہ تشریف لے جانے اور وہاں اپنا علاج کروانے کی درخواست پیش کی جائے۔ نیز کہ اس غرض کے لئے ضروری فنڈ جمع کیا جائے۔ حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا خرچ (جو پرائیویٹ سکرٹری۔ ڈاکٹر و دیگر خدام پر مشتمل ہوگا) کا اندازہ ۷۵۰۰۰ روپے کیا گیا۔

نمائندگان نے اس نیک تجویز کا ایمان افروز جوش کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہوئے حضور کے خدام کے اخراجات سفر کے لئے اسی وقت، والہانہ انداز میں نقد رقمیں پیش کیں۔ اور بعض دوستوں نے وعدے لکھوائے۔ جن کی میزان ۵۶۹۰۵ تک پہنچ گئی۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس غرض کے لئے مرکزی خزانہ میں "سفر امریکہ" کے نام سے مد کھولی گئی ہے۔ اس مد کا روپیہ افسر امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھیجتے وقت "سفر امریکہ" کی تخصیص کی جائے۔ اور وعدے ناظر بیت المال کے نام پر بھیجے جائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص

نظارت بیت المال نہایت افسوس سے اعلان کرتی ہے۔ کہ اکثر جماعتوں نے باوجود الفضل میں بار بار اعلانوں کے بجٹ چندہ عام وحصہ آمد اور تحریک خاص مقررہ میعاد ۳۰ر جون تک ارسال نہیں کئے۔ اس لئے مجبوراً اس میعاد کی توسیع ۳۱ر جولائی تک کی جاتی ہے۔ انسپکٹران بیت المال کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں کے بجٹ موجب تحریک خاص نہایت درجہ ۱۵ر اگست تک ارسال کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

پتہ جات درکار ہیں

(۱) مکرم محمد نواز صاحب جو کہ ۱۹۴۸ء میں ۷/۲ چرچ روڈ سیالکوٹ میں رہائش پذیر تھے۔ (۲) حافظ عبد العزیز صاحب جو کہ ۱۹۴۸ء میں سیالکوٹ کے سکرٹری مال تھے۔ اگر کسی دوست کو مذکورہ بالا احباب کے پتہ جات معلوم ہوں۔ تو وہ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اور اگر یہ دوست اعلان ہذا کو خود پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس خط وکتابت سے مرکز کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

روزنامہ الفضل لاہور
38
مورخہ ۱۱ وفا ۱۳۳۲ہش

مسلم لیگ اور دوسری سیاسی پارٹیاں

پاکستان مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں ابوالقاسم صاحب ایک بنگالی رکن نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ انتخابات میں مسلم لیگ پارٹی کے سوا کسی سیاسی پارٹی کو آئندہ ۲۱ سال تک حصہ لینے سے روک دیا جائے۔ اور اگر کوئی شخص مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے کے بعد پارٹی سے الگ ہو جائے۔ تو اس کی سیٹ کو خالی تصور کیا جائے۔ یہ تجویز آمرانہ قسم کی ہے۔ اور اسلامی ممالک میں اس کی مثال ترکی میں ملتی ہے۔ جہاں پہلی عالمگیر جنگ کے بعد کمال اتاترک نے اس پر عمل کیا۔ اور اس کے بعد عصمت انونو کا رہنما رہا ہے۔

مسلم لیگ کے مخالفین نے اس تجویز پر جو ابھی محض تجویز ہی ہے۔ سخت احتجاج کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک جمہوری ملک میں یہ طریق غیر مناسب ہے لیکن سوچنا یہ ہے۔ کہ ایسی تجویز پیش کرنے کی آخر کیا وجوہات ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ایک رکن کا ذہن اس طرف گیا ہے۔ اس کی وجہ جہاں تک ہم نے سوچا ہے یہی نظر آتی ہے۔ کہ اگرچہ موجودہ وقت میں مسلم لیگ اپنا بہت کچھ وقار زائل کر چکی ہے۔ مگر ملک میں کوئی دوسری پارٹی بھی ایسی نظر نہیں آتی۔ جو اپنے اصولوں اور اپنے اثر و رسوخ کی بناء پر مسلم لیگ کی جگہ لے سکے مشرقی پاکستان میں مسلم لیگ کی شکست سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہاں مسلم لیگ اپنا اثر و رسوخ قائم نہیں رکھ سکی۔ وہاں اس کے مقابل کامیاب ہونے والا متحدہ محاذ بھی محض نام کا ہی متحدہ ہے۔ دراصل وہ ایک ایسا مرکب ثابت ہوا کہ جس کے اجزا میں کوئی باہمی جذب نہیں۔ جو اسے انتخابات کا زمانہ گزرنے کے بعد بھی باہم پیوستہ رکھ سکتا۔

بے شک مسلم لیگ کی یہ شکست اس کی کوتاہیوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ جو عوام کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکی۔ مگر متحدہ محاذ کی فتح کا سبب بھی متحدہ محاذ کی کسی مثبت اور ٹھوس خوبی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس عاقبت نااندیشانہ پروپیگنڈا کی وجہ سے ہے۔ جو ایک طرف مسلم لیگ کی صفوں میں انتشار پھیلانے اور دوسری طرف بھولے بھالے عوام کو ناقابل عمل وعدوں سے بہکانے کے لئے متواتر کیا گیا۔

تقسیم سے پہلے قائد اعظم مرحوم کی قیادت میں مسلم لیگ ہی ایک پارٹی تھی۔ جس نے نہ صرف کانگرس کا مقابلہ کیا۔ بلکہ بعض مسلمان کہلانے والی مفاد پرست لیڈروں کی برپا کی ہوئی نام نہاد پارٹیوں کو بھی شکست دی۔ جن کا کام صرف مسلم لیگ کی صفوں میں انتشار پھیلا کر اپنے حلوہ مانڈہ کی خیر منانا اور مسلمان قوم کے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرنا تھا۔

چاہیئے تھا کہ پاکستان بننے کے بعد یہ مفاد پرست لیڈر اپنی سرگرمیوں کو ختم کر دیتے اور مسلم لیگ سے مل کر ملک کی بہبودی کے لئے کوشاں ہو جاتے مگر ان کے دلوں میں اب اقتدار پرستی کا جذبہ بھی زور و شور سے ودیعت ہوا اور انہوں نے اپنی تخریبی سرگرمیاں اور بھی تیزی سے شروع کر دیں جب تک قائد اعظم مرحوم زندہ رہے۔ یہ لوگ کچھ دبے رہے لیکن ان کی آنکھیں بند ہوتے ہی ان عناصر نے جھکڑ کی طرح ملک کے طول و عرض کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

بہت سے اقتدار اور لیڈری کے خواہشمند ایسے لوگ بھی تھے۔ جو مسلم لیگ میں محض اس لئے شامل ہو گئے تھے کہ کامیابی پر ان کو بڑے بڑے فوائد حاصل ہوں گے۔ اور بعض ایسے تھے جو ازل سے ہی باغیانہ طبیعت لے کر آئے ہیں۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد نہ تو ایسے لوگ خود اپنے آپ کو سنبھال سکے۔ اور نہ مسلم لیگ حکومت نے ہی ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ وہ اسی خیال میں مگن رہی کہ حکومت کی باگ ڈور ہمارے ہاتھ میں ہے وہ کر ہی کیا سکتے ہیں

اس غفلت کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی نے اسلام کے نام پر اور کسی نے آزادی اور جمہوریت کے نام پر اور کسی نے کسی اور نام پر اپنی پارٹیاں بنا لیں۔ خواہ پارٹی میں ان کے سوا اور کوئی رکن شامل ہو یا نہ ہو۔

ان بوقلموں پارٹیوں میں سے اکثر کا کوئی اصول یا لائحہ عمل نہیں۔ اور جن کا بظاہر کوئی اصول ہے بھی تو وہ بھی صرف ایک ہی کام میں سرگرم ہیں۔ اور وہ ہے مسلم لیگ اور حکومت کے خلاف عوام کے دلوں میں منافرت پیدا کرنا۔ اصول کا دعوے کرنے والی پارٹیوں کا کردار اتنا عجیب و غریب رہا ہے۔ کہ مسلم لیگ اور حکومت کے خلاف الزام تراشی میں دوسری پارٹیوں سے اشتراک کرنے کے لئے اگر انہیں اپنے اصولوں تک کو خیرباد کہنا پڑا تو اس سے بھی گریز نہ کی۔ جس سے عوام کے ذہنوں میں اتنا انتشار جاگزیں ہو گیا ہے کہ کسی پارٹی کا وقار عوام کے دلوں میں قائم نہیں ہو سکا۔ دوسرے لفظوں میں ان پارٹیوں نے حکومت اور مسلم لیگ کو بدنام کرنے میں اپنی انتہائی طاقت صرف کر دی ہے۔ کہ مسلم لیگ کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو بھی بے جان کر کے رکھ دیا ہے۔ اور اب ان کا نام صرف خود ستائی کے سہارے پر قائم ہے۔ لہٰذا اگر ایسی پارٹیوں پر کوئی قدغن لگا بھی دی جائے۔ تو اس سے جمہوری اصولوں کو دراصل کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا لیکن پھر بھی یہ بات جمہوریت کے منافی ہے۔ البتہ مسلم لیگ اگر اپنا وقار قائم کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کو اپنے تئیں اسی طرح پھر ایک مضبوط اور ہر دلعزیز پارٹی بننے کی کوشش کرنی چاہیئے جس طرح وہ تقسیم سے پہلے تھی۔ اگر وہ عوام کا اسی طرح پھر اعتماد حاصل کرے۔ تو تمام باغیانہ تخریبی، دشمن پاکستان و اسلام عنصر خود بخود اسی طرح ناکام ہو جائیں گے۔ جس طرح وہ پہلے ہوئے ہیں۔

البتہ پاکستان میں بعض ایسی سیاسی پارٹیاں ہیں جو نہ صرف وقت عام میں تخریبی ہیں بلکہ جو حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے جارحانہ بغاوت کو بھی جائز قرار دیتی ہیں۔ ایسی پارٹیوں کا تدارک نہایت ضروری ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ وہ حکومت کے خلاف بلاوقفہ منافرت پھیلاتی رہتی ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ وہ ملک کو کسی وقت بھی سول وار کا میدان بنا سکتی ہیں۔

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

ملتان شہر

مورخہ ۳۰ر جون بعد نماز مغرب سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بی ایس سی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی نے فرمائی۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل اور خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے

اختتام جلسہ پر صاحب صدر نے صدارتی تقریر فرمائی۔ اور سامعین کو نصیحت فرمائی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کو مشعل راہ بنائیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کریں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور عمل آج بھی زندہ ہے۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ عبد اللطیف سیکرٹری تبلیغ ملتان شہر

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

۴ر جولائی بروز اتوار جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیک ۷ بجے صبح احمدیہ گرلز سکول کے صحن میں منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع کی گئی۔ نظم ساجدہ بیگم نے پڑھی۔ نصرت بیگم نے مضمون پڑھا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ محمودہ ثروت صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان کیا۔ طاہرہ بیگم نے نظم پڑھی۔ استانی نسیم اختر صاحبہ نے حضور کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ رشیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا ایک خطبہ پڑھ کر سنایا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کی۔ اور مدلل الفاظ میں اس کی برکتوں کا ذکر کیا۔

سیدہ عزیزہ فیضی سکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

مسجد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

اندازہ خرچ تیرہ ہزار کے قریب۔ جو بھی اللہ تعالے کا گھر اخلاص و ہمت سے بناتا ہے۔ اس کے لئے بڑی بشارتیں ہیں۔ اشد ضرورت ہے۔ احباب اور بہنیں توجہ فرمائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

بائیبل کا جدید امریکن نسخہ

"ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورژن"

—— از محترم فارانی صاحب ——

قرآن کریم میں جابجا توریت و انجیل میں تحریف و الحاق کا ذکر ہے۔ لیکن زمانہ حاضرہ سے قبل اس مسئلہ پر کوئی خاص لٹریچر نہیں تھا اور نہ اس کا پوری طرح انکشاف ہو رہا تھا عیسائی ممالک میں خود عیسائی بھی ان امور سے ناواقف تھے۔ کیونکہ پوری بائیبل تو پادریوں یا رؤسا کے کتب خانوں میں ملا کرتی۔ اور عوام کے پاس دعاؤں کی مختصر سی کتابیں ہوا کرتی تھی۔ مطبع کے رواج اور غیر ممالک میں یورپین اقوام کی نوآبادیات کے قیام کے باعث بائیبل کی اشاعت میں بڑی ترقی ہوئی۔ پہلے پہل ایک آدھ مشن کسی غیر ملک میں قائم ہوا۔ اس کے دیکھا دیکھی ہر یورپی قوم اور فرقہ نے پسماندہ اور تاریکی میں مبتلا ملکوں میں اپنے مناد بھیجنے شروع کر دیئے۔ اور یسوع مسیح کا پیغام پہنچانے کے لئے انہیں مختلف زبانوں میں بائیبل کے ترجمے کرنے پڑے یہ کام اتنا ترقی کر گیا۔ کہ دنیا کی ہزاروں چھوٹی بڑی زبانوں اور بولیوں میں ترجمہ ہو کر بائیبل ساری دنیا میں پھیلائی گئی۔ ہر بڑا عیسائی مشن یہ ترجمے لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں سالانہ تقسیم کرتا ہے اور دنیا کے تمام عیسائی مشنوں کا اس کام پر سالانہ خرچ اربوں تک پہنچتا ہے۔ ہم بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے گزشتہ دو صدیوں میں کھربوں روپیہ پانی کی طرح بہا دیا گیا ہے۔ اپنے دین کی اشاعت کے لئے ان لوگوں کا یہ جذبہ خدمت اور قربانیاں قابل قدر ہیں۔ اور مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے والی ہیں۔

اس اشاعت اور کارگزاری نے وہ تمام باریک در باریک اور سربستہ راز بائیبل میں تحریف و الحاق سے متعلق بالکل واضح اور روشن کر دیئے۔ جو اس وقت تک عیسائی اقوام اور غیر عیسائیوں کی نظر سے اوجھل تھے۔ گویا اس وسعت نشر و اشاعت نے ایک بڑی طاقتور خورد بین کا کام دیا۔ جتنی ورکنگ اشاعت میں وسعت ہوتی گئی۔ اسی نسبت سے بائیبل کے مختلف نسخوں میں قدیم ہوں یا جدید عبرانی ہوں یا یونانی۔ لاطینی ہوں یا انگریزی تعداد و اختلاف تحریف و الحاق ترمیم و تنسیخ تغیر و تبدل ظاہر اور واضح ہوتے چلے گئے۔

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی

یہ ایک واقعہ اور مسلمہ امر ہے کہ مختلف فرقوں کے تراجم چھوڑ ایک ہی مشن کی مختلف پانچ یا دس سالہ ایڈیشنوں میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔

یونانی لفظ اپوکرفا بمعنی پوشیدہ بائیبل ان کتابوں کی نسبت بولا جاتا ہے۔ جو برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی نے ۱۸۲۶ء میں اپنے شائع کردہ نسخہ سے الحاقی اور غیر مستند ہونے کی بنا پر نکال دیں۔ بائیبل کا انگریزی ترجمہ جو شاہ جیمز کے عہد میں ۱۶۱۱ء میں ہوا تھا نہایت صحیح اور مستند قرار دیا گیا ہے۔ اس نسخہ میں یہ کتب یعنی اپوکرفا دو سو سال سے زیادہ عرصہ موجود رہیں اور بائیبل کا ایک حصہ یقین کی جاتی رہیں۔ اور کئی فرقے اب بھی یہی ایمان و عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور بطور جزو بائیبل شائع کرتے ہیں۔

امریکہ کا ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورژن یا مستند نظر ثانی کیا ہوا نسخہ ستمبر ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا۔ جو تقریباً چالیس عیسائی فرقوں کے عالم و فاضل نمائندوں کی سالہا سال کی محنت شاقہ اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ اسے امریکی اخبارات نے عیسائی دنیا میں شاہ جیمز کے عہد کے ترجمہ بائیبل کے بعد سب سے بڑا کارنامہ قرار دیا۔

اس امریکن نسخے سے متعلق الفضل اور ہمارے دوسرے رسائل و اخبار میں پہلے بھی متعدد بار لکھا جا چکا ہے۔ بہتر ہو کہ ہماری جماعت کے کوئی فاضل اس کا گہرا مطالعہ کر کے اس پر مفصل بحث فرمائیں کیونکہ عیسائی دنیا میں جیسا کہ فخریہ بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ اور فی الحقیقت اس کی اشاعت نے یسوع مسیح کے رفع جسمانی ابنیت و الوہیت کے عقیدہ کے متزلزل کر دیئے ہیں۔ اور تحریف و الحاق بائیبل کا ایک نیا باب کھول دیا ہے۔ قرآن کریم کی صداقت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عیسائیوں کے اپنے ہی ہاتھوں سے کسر صلیب کر رہا ہے۔

اس نسخہ میں جیسا کہ ان مقالوں اور تبصروں میں بتایا گیا۔ جو امریکی اخبارات میں اس کے طبع اور شائع ہونے کی تقاریب اور جلسوں کے موقعہ پر لکھے گئے تھے۔ سینکڑوں ہزاروں لفظی اور عبارتی تبدیلیاں اور ترامیم کی گئی ہیں۔ ان کی نسبت کتاب کے حاشیہ پر نوٹ دیئے گئے ہیں۔ ایسے الفاظ اور عبارات کا متن میں سے نکال دینا یا ان میں تبدیلی کرنا ہی اس کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ نسخہ ترتیب دینے والی مجلس صرف اور صرف اس عبارت کے مستند اور قابل قبول ہونے کا یقین اور ایمان رکھتی ہے۔ جو متن میں دی گئی ہے۔ حاشیہ والی عبارات یا الفاظ جو متن سے حذف کئے گئے ہیں ناقابل اعتبار اور الحاقی یقین کرتی ہے۔ کیونکہ حاشیہ نہ کبھی متن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور نہ وہ اس کا حصہ اور جزو ہوا کرتا ہے۔

پہلا ایڈیشن تو حاشیہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جس کی پاکستانی سکہ میں بیس روپے قیمت ہے۔ لیکن عوام کے لئے ارزاں ایڈیشن جیسا کہ بائیبل شائع کرنے والے تقریباً تمام اداروں کا دستور ہے بغیر حاشیہ کے ہوگا۔ کیونکہ عوام کا تعلق محض متن سے ہوا کرتا ہے۔ کتب مقدسہ خاصکر بائیبل کے اسی قسم کے حواشی جو اسناد قدیم نسخوں۔ تاریخ وغیرہ سے متعلق ہوتے ہیں۔ اعلیٰ علمی طبقے کے ہی کام آتے ہیں۔

جب ارزاں ایڈیشن بغیر حاشیہ ہوگی۔ تو حاشیہ کی عبارتوں کا جو تھوڑا بہت تقدس یا اثر اس وقت عوام کے دلوں میں ہے۔ وہ بھی مٹ جائے گا۔ اور آنے والی نسلوں کے کبھی گمان میں بھی نہیں آئے گا۔ کہ کوئی ایسے الفاظ یا عبارات تھیں جو پہلے بائیبل میں موجود تھیں مگر نظر ثانی کے وقت حذف کر دی گئیں یا بدل دی گئی تھیں۔ جیسا کہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کے تمام مطبوعہ اور شائع کردہ مختلف زبانوں کے نسخوں کے پڑھنے والوں کی بہت بڑی اکثریت عیسائی یا غیر عیسائی آج کل اپوکرفا بائیبل سے محذوف کئے ہوئے صحائف یربناس کی انجیل وغیرہ کا نام بھی نہیں جانتے۔

موجودہ امریکن نسخہ میں سے الفاظ و عبارات جو متن میں سے حذف کئے گئے ہیں۔ یا ان میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے۔ ان کی نسبت حاشیہ کے نوٹ بڑے دلچسپ ہیں وہ تحریف و الحاق کا بیّن ثبوت ہیں۔ اور اس امر کا انکشاف کرتے ہیں کہ عیسائی دنیا کے خیالات اور عقائد میں کیا انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ یہ بھی قابل غور ہے کہ حاشیہ میں قدیم اسناد کا بالکل مہمل الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔

حاشیہ کی چند عبارات

عہد عتیق

(۱) "اس آیت کی عبارت غیر یقینی ہے۔"

(۲) "عبرانی لفظ کا ترجمہ غیر یقینی ہے"

(۳) "ایک اور عبارت یوں ہے۔"

(۴) "دوسرے قدیم مستند نسخوں میں یہ (لفظ، جملہ یا عبارت یا فقرہ) زائد ہے۔"

(۵) "دوسرے قدیم نسخوں میں یوں لکھا ہے۔"

(۶) "دوسرے قدیم نسخوں میں یہ درج ہے۔"

(۷) "دوسرے قدیم مستند نسخوں میں سے یہ حذف کیا ہوا ہے۔"

عہد جدید

(۱) "ایک یونانی لفظ کے معانی یقینی نہیں ہیں۔ اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔"

(۲) مرقس کے سولھویں باب میں صرف سات آیتیں پوری درج ہیں آٹھویں آیت کا ایک حصہ درج ہے حذف کردہ حصہ کی نسبت حاشیہ میں لکھا ہے۔ "دیگر قدیم مستند کتب میں آٹھویں آیت میں ذیل کی عبارت درج ہے۔"

پھر اسی باب کی آیات ۹ تا ۲۰ جو سابقہ نسخوں میں موجود ہیں متن سے حذف کر کے حاشیہ میں نوٹ دیا ہے۔

"دیگر کتب اور تحریرات میں سولھویں باب میں بطور آیات ۹ تا ۲۰ ذیل کی عبارت زائد ہے۔"

مرقس کے سولھویں باب کی یہ عبارات جو زائد یا بالفاظ دیگر غیر مستند الحاقی قرار دے کر حذف کی گئی ہیں۔ یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے۔ ساری دنیا میں ان کے پیغام کی منادی کرنے۔ خاکی جسم کے ساتھ ان کے آسمان پر جانے اور اپنے باپ کے داہنے ہاتھ بیٹھنے سے متعلق ہیں بخوف طوالت اصل عبارات یہاں درج نہیں کی گئیں دوسرے نسخوں میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(۳) لوقا باب ۲۳ کی سترھویں آیت حذف کر کے حاشیہ میں نوٹ دیا ہے۔ "یہاں یا سولھویں آیت کے بعد دیگر مستند نسخوں میں آیت ۱۷ زائد درج ہے۔"

(۴) لوقا باب ۲۴ آیت ۵۱ میں سے ایک فقرہ حذف کر کے حاشیہ کا نوٹ ہے "دیگر قدیم نسخوں میں یہ (عبارت) زائد ہے۔" یہ فقرہ یا عبارت حذف کردہ

اندرون شہر کو کرفیو سے اسلئے مستثنیٰ قرار دیا گیا کہ پولیس نے اس کے متعلق مجھ سے تحریک ہی نہیں کی تھی

(ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ)

اگر فوج پوری طاقت سے سول حکام کی مدد کو آتی۔ تو حالات پر قابو پا لیا جاتا (انور علی)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

عدالت نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ ہم نے اس باب کے شروع میں لکھا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اپنے اوپر اس سے زیادہ ذمہ داری لے لیتا ہے جس کی صورت حال متقاضی ہوتی ہے۔ ہم اس کی صرف اسی صورت میں تعریف کر سکتے ہیں۔ جب ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ ذمہ داری صرف نام کے لئے نہیں لی جا رہی ہے۔ اور اسے لینے کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ ذمہ داری سے پہلو تہی کی جائے اس سے ہماری مراد ۲۸ فروری یا یکم مارچ کو حکم کے نفاذ میں ناکامی سے ہے۔ مگر یکم مارچ کو اپنے ساتھ حکم کا مسودہ لے کر گئے تھے۔ تو انہوں نے یا یہ محسوس کیا۔ کہ اس کے لئے موقع ہے یا صرف خود بخود کام کرنے والی فرمانبردار مشین کے طور پر کام کرنے کے لئے تیار ہو کر گئے تھے۔ دونوں صورتوں میں انہوں نے اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا۔ اگر انہوں نے مرزا نعیم الدین کی طرح صاف طور پر یہ کہہ دیا ہوتا۔ کہ لاہور جیسی جگہ پر اور اس صورت حال میں وہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت حکم نہیں دے سکتے تھے۔ اگر انسپکٹر جنرل یا ہوم سیکرٹری کے نزدیک یہ ناپسندیدہ ہو۔ چاہے وہ اسے ضروری ہی کیوں نہ سمجھتے ہوں۔ تو ہم ان کے اس بیان کو معقول سمجھ لیتے۔ لیکن ۲۸ فروری اور یکم مارچ کی ناکامی کو حق بجانب بتانے کے لئے انہیں غیر منضبط پوزیشن اختیار کرنا پڑتی تھی جسے بعد میں موقع کے مطابق بدلنا پڑتا۔

دولتانہ کا نظریہ

مسٹر دولتانہ ۴ مارچ کا حکم پاس کرنے یا اس سے قبل اسے پاس نہ کرنے کے لئے کوئی ذمہ داری نہیں لیتے۔ "میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ کہ چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس۔ ایس۔ پی دوسرے اعلیٰ افسروں کے ماتحت تھے۔ اس لئے وہ آزادانہ فیصلے نہیں کر سکتے تھے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ان کے فرائض باقی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور ایس پی سے مختلف کیوں ہیں۔ اگر انہیں کوئی شک ہوتا تو دوسرے اعلیٰ افسروں کا مشورہ انہیں مل سکتا تھا" دفعہ ۱۴۴ نافذ کرتے وقت مجھ سے مشورہ نہیں لیا گیا تھا۔"

مسٹر دولتانہ اپنے گھر میں ہونے والے اس اجلاس کو بھول رہے ہیں۔ جس کی صدارت خود انہوں نے کی تھی۔ ذمہ داری کے متعلق ان کا رویہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بالکل برعکس ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ صورت حال سے واقف نہیں تھے۔ کیونکہ یہ انتہائی غیر ذمہ دارانہ رویے کی غمازی کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ صورت حال سے واقف تھے۔ تو پھر ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ صورت حال قابو سے باہر ہو گئی تھی۔ اور مسٹر دولتانہ کے افسروں پر اس کی نوعیت واضح تھی۔ اگر انہوں نے ان لوگوں کو رہائی کے لئے سختی سے کہا تھا۔ تو وہ اسے اپنے فرائض میں بے جا مداخلت قرار دیتے لیکن ہم جانتے ہیں کہ وہ اصل افسروں کے فرائض کے بارے میں جو پوزیشن انہوں نے اختیار کی۔ وہ درست تھی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا فرض

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آزادانہ طور پر کام کر سکتا ہے۔ لاہور میں انہیں خاص طور پر انسپکٹر جنرل سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی اعلیٰ افسر ان سے اتفاق نہ کرے تو انہیں عقلمندی سے کام لے کر اس سلسلے میں ایک نوٹ لکھ دینا چاہیئے اور اس کی ایک نقل غیر متفق افسر کو بھجوا دینی چاہیئے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ کسی نے ضلع کے حکام یا انسپکٹر جنرل کے فیصلوں کو روکا۔ میں نے ذاتی طور پر محسوس کیا۔ کہ لاہور جیسی جگہ میں مقامی حکام کو مشورہ دینا چاہیئے۔ ان کی مدد کرنی چاہیئے اور انسپکٹر جنرل جیسے اعلیٰ افسروں کو راہنمائی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مقامی حکام کے علاوہ یہ بھی دراصل ان کا فرض ہے کہ وہ امن و امان برقرار رکھیں اور صوبے کے اندرونی دفاع کا خیال رکھیں" یہ اس سوال کے جواب میں کہا گیا کہ کیا یہ درست نہیں۔ کہ لاہور کی صورت حال اس لئے خراب ہوئی۔ کیونکہ یہاں مشورہ کرنے کے لئے کئی لوگ تھے لیکن ... اندرون لاہور واقع مسجد وزیر خان

یہ دونوں موضوع ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۹ مارچ کو صوبائی حکومت کو جو مراسلہ بھیجا اس میں دو مارچ سے لے کر مارشل لاء کے اعلان تک کے واقعات بیان کئے گئے تھے۔ صورت حال کی اس وضاحتی رپورٹ کے ایک حصہ کا حوالہ دیا جا چکا ہے رپورٹ کے اس حصہ میں یہ بیان خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ۲ مارچ کو جلوس کی قیادت کرنے والے مولانا اختر علی خان کو ان کے خلاف جاری کردہ حکم نظر بندی کے تحت محض اس لئے گرفتار نہ کیا جا سکا۔ کیونکہ وہ زیادہ تر مسجد وزیر خان میں رہے۔ مسٹر دولتانہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکم یکم مارچ کو جاری کیا۔ مگر انہیں مسجد وزیر خان میں ہونے کی وجہ سے گرفتار نہیں کیا جا سکا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یکم مارچ کو بھی مسجد وزیر خان امن و قانون کے دائرہ سے باہر تھی یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جس نے شروع سے ہی ہمیں متاثر کیا لیکن بعض افسر اس حقیقت کو چھپانے پر بضد رہے کیونکہ اس کا اعتراف انہیں مصیبت میں ڈالتا ہے۔ پہلی مشکل یہ ہے۔ کہ مسجد وزیر خان اگر ایسی خطرناک جگہ تھی تو اس پر پابندی کے حکم کا اطلاق کیوں نہ کیا گیا؟ دوسری مشکل یہ ہے۔ کہ اگر پولیس وہاں صورت حال پر قابو نہ پا سکی تو اسے فوج کے حوالے کیوں نہ کر دیا گیا خاص طور پر ۵ مارچ کو جب اس سلسلے میں گورنمنٹ ہاؤس میں فیصلے کئے گئے۔ تیسری مشکل یہ ہے۔ کہ اس سلسلے میں اعتراف اس حقیقت کو واضح کر دیگا کہ ۴ مارچ کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے قتل کے بعد ہر شخص دو تو عہ کی جگہ مسجد وزیر خان میں نہیں پہنچا۔ بلکہ وہ کوتوالی میں گیا۔ اور وہ اس کو تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔ کہ صورت حال کے بے قابو ہو جانا اس عجیب و غریب رویے کی وجہ نہیں ہے چوتھی مشکل مولانا عبد الستار نیازی ہیں۔ جو صرف خشک ہی نہیں بلکہ تلوار کی دھار ہے۔ جنہوں نے اپنی رہائش گاہ کو چھوڑ کر مسجد میں ڈیرا لگا لیا تھا۔ اور وہ ایسے مذہبی نعرے بلند کر رہے تھے جن کی آواز گورنمنٹ ہاؤس کے در و دیوار تک پہنچ رہی تھی۔ اندرون شہر کو مستثنیٰ قرار دینے کی زیادہ

ذمہ داری انسپکٹر جنرل پر ہے۔ اگرچہ بیان پھر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس کو ان کے لئے منتقل کرنے پر اصرار کیا ہے۔

انور علی کا بیان!

مسٹر انور علی کہتے ہیں کہ یہ ایک تسلیم شدہ اصول ہے کہ کوئی ایسا حکم جاری نہ کیا جائے جس کا مناسب طریقہ پر نفاذ نہ ہو سکے۔ ۱۹۳۷ء میں شہید گنج تحریک کے دوران میں جب میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس تھا پولیس پر اینٹیں پھینکی گئیں۔ اور انہیں اندرون شہر میں پابند کر دیا گیا۔ اس کے بعد انسپکٹر جنرل نے حکم دیا۔ کہ ہم کبھی کسی ایسے جلوس کو روکنے یا اس سے نپٹنے کی کوشش نہیں کریں گے جو شہر کے اندرون میں ہو۔ اس قسم کی ہنگامی صورت حال میں فوج کو بھی اسی دقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

س:۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ فوج اور پولیس اس صورت حال میں بے بس ہو گئے؟

ج:۔ اگر اس قسم کا حکم ضروری ہو۔ تو اسے شہر کے ایک یا ایک سے زیادہ حصوں پر نافذ کیا جائے کیونکہ اس صورت میں اس کے نفاذ میں مقابلتاً کم مشکلات پیدا ہوں گی۔

فوج نے کیسے قابو پایا

اس موقع پر قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مارشل لاء کے کچھ گھنٹوں کے اندر فوج کے لئے پورے شہر پر قابو پانا کس طرح ممکن تھا۔ اور اندازہ یہ پہلے سے ہی محسوس کر لینا چاہیئے تھا۔ اس کا جواب یہ تھا۔ کہ فوج کے پاس جوانوں اور اسلحہ کی تعداد زیادہ تھی۔ اور سب سے زیادہ وہ اپنے کے لئے پولیس کی طرح کسی کے سامنے جوابدہ نہیں تھے۔ اس سے پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک خاص صورت حال یا خاص ذہنی خلل ان کو گرفتار کرنا جو کرفیو کے احکام کی خلاف ورزی کرتے تھے۔ کو فوج کے حوالے کیوں نہ کیا گیا۔ مسٹر انور علی کہتے ہیں۔ کہ اگر فوجی پوری طاقت میں سول حکام کی مدد کو آتی تو صورت حال پر قابو پا لیا جاتا۔ امداد حاصل نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ (۱) حکومت اس کو حاصل نہ کرنے کی خواہش مند تھی (۲) یہ ایک احساس تھا۔

39

طب و سائنس

سرطان اور مرگی کا علاج

امریکہ کی نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ولیم نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے ایک خاص قسم کے سرطان کو ابتدائی حالت میں ختم کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا ہے۔ امریکہ کے محکمہ صحت عامہ کے طبی ماہرین کی رائے ہے کہ اس طریقہ سے مرگی کا بھی علاج کیا جائے گا۔ یہ دونوں موذی امراض اب تک لا علاج سمجھے جاتے تھے۔ سالہا سال کی تحقیق و تجسس کے بعد طبی ماہرین ایک خاص قسم کے سرطان کا علاج دریافت کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ماہرین کا دعویٰ ہے کہ اگر ابتدائی حالت میں سرطان کا پتہ چلایا جا سکے تو اس نئی دوا کی مدد سے یہ مرض ہمیشہ کے لئے ختم کیا جا سکتا ہے

امریکہ کے ایک طبی ادارے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ٹیلی نے بتایا۔ کہ گلوٹیمائن نامی ایک دوا تیار کی گئی ہے۔ جو انسانی دماغ کو وٹامن بہم پہنچائے گی۔ مرگی زدہ دماغ میں گلوٹیمک ایسڈ کی کمی ہوتی ہے۔ آج تک طبی ماہرین گلوٹیمک ایسڈ کو دوا کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ یہ طریقہ علاج کامیاب ثابت نہیں ہوا۔ کیونکہ اس طرح گلوٹیمک ایسڈ خون میں سے ہوتے ہوئے۔ دماغ تک نہیں پہونچ سکتی۔ طبی ماہرین ایک ایسا طریقہ دریافت کرنے کی کوشش میں تھے، جو گلوٹیمک ایسڈ کو دماغ میں پہنچا سکے، اب ڈاکٹر ٹیلی نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ یہ طریقہ دریافت کر لیا گیا ہے۔ اور ایک دوا گلوٹیمائن دریافت کر لی گئی ہے۔ جو مرگی زدہ دماغ کو وٹامن بہم پہنچائیگی اس سے پیشتر مرگی کے علاج کے لئے جو ادویات استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ وہ مرگی کا قطعی علاج نہیں ہیں۔ بلکہ وقتی طور پر مرگی کے دورے کو روک سکتی ہیں۔ مگر اس کا خاتمہ نہیں کر سکتیں۔ گلوٹیمائن کے تجربات سے انکشاف ہوا ہے۔ کہ یہ دوا مرگی کا قطعی علاج ہے۔ اس کے وسیع پیمانے پر استعمال میں یہ دقت درپیش ہے، کہ اس کی قیمت بہت زیادہ ہے امریکہ کے مختلف ہسپتالوں میں مرگی کے جو مریض گلوٹیمائن کا استعمال کر رہے ہیں۔ ان پر دو سو ڈالر روزانہ خرچ ہوتے ہیں ایک عام انسان اتنی بڑی رقم خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ گلوٹیمائن چقندر سے تیار کی جاتی ہے، بعض ماہرین مختلف جانوروں کے دماغوں سے بھی گلوٹیمائن تیار کر رہے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے۔ کہ عنقریب یہ دوا کارخانوں میں وسیع پیمانے پر تیار ہونی شروع ہو جائے گی۔ اور پنسلین کی طرح عام ہو جائے گی۔ ایک کارخانہ نے گلوٹیمائن تیار کرنی شروع کر دی ہے۔ اور جلد ہی یہ موجودہ قیمت سے نصف قیمت پر دستیاب ہو سکے گی۔

طبی ماہرین کا خیال ہے۔ کہ گلوٹیمائن نے طبی سائنس کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ ڈاکٹر ٹیلی نے یہ امید ظاہر کی ہے کہ گلوٹیمائن کا دائرہ عمل وسیع کر دیا جائیگا اور یہ مرگی کے ساتھ دوسرے امراض کے علاج کے لئے بھی استعمال کی جائے گی۔

شرح پیدائش

کلکتہ کی شماریاتی انسٹی ٹیوٹ کے پروفیسر چندرسیکران نے امریکہ کی ورجینیا یونیورسٹی کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا ہے۔ کہ ہندوستان کے دیہی علاقوں کی نسبت شہری علاقوں میں شرح پیدائش بہت زیادہ ہے، ریاست میسور کے دیہی علاقوں میں بنگلور شہر کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بنگلور شہر میں پیدائش کا تناسب دیہی علاقوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے، پروفیسر چندرسیکران نے اس امر کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ مختلف علاقوں کے سماجی اور معاشی حالات شرح پیدائش پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تعلیم یافتہ عورتوں کے ہاں جاہل عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ بچے پیدا ہوتے ہیں، اس کے علاوہ رہائش کے انتظامات کا بھی اس پر بہت اثر پڑتا ہے، اندازہ لگایا گیا ہے کہ گندے اور غیر صحت مندانہ ماحول میں شرح پیدائش عام اور صحت مندانہ ماحول کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ دیہی علاقوں میں شرح پیدائش کی کمی کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ طبی سہولیات کے نہ ہونے کی وجہ سے شادی شدہ مردوں کی شرح اموات دیہی علاقوں میں شہری علاقوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ مذہبی رسومات کا بھی شرح پیدائش پر بہت اثر پڑتا ہے۔ ایک ہندو بیوہ شادی نہیں کر سکتی۔ اس لئے قدرتی طور پر ہندوؤں میں شرح پیدائش کم ہوتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں میں شرح پیدائش زیادہ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سیکران نے بتایا۔ کہ ہندوستان کے دیہی علاقوں اور شہروں میں شرح پیدائش میں فرق کی سب سے بڑی وجہ عوام کے معیار زندگی کا غیر معمولی فرق ہے، دیہی علاقوں میں مردوں کی شرح اموات زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں بیوہ عورتیں بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ دیہی علاقے معاشی لحاظ سے بھی بہت پس ماندہ ہیں۔ جن کا ان لوگوں کی صحت اور عمر پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ اس کے مقابلے میں شہروں میں عوام زیادہ خوش حال ہیں۔ اور وہاں شرح اموات بھی کم ہے۔ یہ صورت حال دیہی علاقوں کے خوش حال اور غریب طبقوں میں بھی کارفرما نظر آتی ہے۔ جہاں زمیندار طبقہ میں شرح پیدائش کسانوں اور مزدوروں کی نسبت زیادہ ہے۔

چندہ حفاظت مرکز کے وعدے پورے کرنیوالے احباب

جن احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز بمجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمائی تھی۔ کے وعدے پورے کر دیئے ہوئے ہیں۔ یا اب پورے کر دیئے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے۔ اور جنہوں نے یہ وعدے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ وہ جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نمبر شمار	نام وعدہ پورا کرنے والے احباب کے	رقم ادا کردہ
۱۷۸۷	صوبیدار میجر سلیم اللہ صاحب سابق لکھنؤ حال نوشہرہ چھاؤنی	
۱۷۸۸	حوالدار کلرک فضل کریم صاحب سابق لکھنؤ	۵۰-۰-۰
۱۷۸۹	چوہدری عطاء اللہ صاحب سوہاوہ۔ ضلع گوجرانوالہ	۱۶-۱۱-۰
۱۷۹۰	چوہدری جمال الدین صاحب گوٹھ جمال الدین سندھ	۲۴۰-۰-۰
۱۷۹۱	اہلیہ صاحبہ چوہدری جمال الدین صاحب ایضاً	۱۰-۰-۰
۱۷۹۲	چوہدری شاہ ولی صاحب ایضاً	۸۰-۰-۰
۱۷۹۳	حکیم میر احمد خاں صاحب حسن باڈہ سندھ	۱۳-۸-۰
۱۷۹۴	مکرم فضل محمد صاحب باڈہ۔ حسن باڈہ سندھ	۱۰۰-۰-۰
۱۷۹۵	مکرم نبی بخش صاحب ایضاً سندھ	۲۵-۰-۰
۱۷۹۶	مکرم اللہ دکھا و اللہ جوایا صاحبان ایضاً	۱۵-۰-۰
۱۷۹۷	مکرم اللہ دکھا صاحب ایضاً	۵-۰-۰
۱۷۹۸	مکرم محمد حسین صاحب ایضاً	۱۵-۰-۰
۱۷۹۹	مکرم منشی محکم الدین صاحب ایضاً	۱۰-۰-۰
۱۸۰۰	مکرم ولی محمد صاحب ایضاً	۵-۰-۰
۱۸۰۱	مکرم حاجی بلاول صاحب حسن باڈہ ایضاً	۵-۰-۰
۱۸۰۲	مکرم گہنا صاحب ایضاً	۵-۰-۰
۱۸۰۳	مکرم فقیر محمد صاحب ایضاً	۵-۰-۰
۱۸۰۴	مکرم رحابن صاحب ایضاً	۵-۰-۰
۱۸۰۵	مکرم جان محمد خان صاحب ایضاً	۵-۰-۰
۱۸۰۶	مکرم منظور الحسن صاحب۔ سابق آگرہ	۵۸-۸-۰
۱۸۰۷	مکرم محمد شفیع صاحب ایضاً	۹۰-۰-۰
۱۸۰۸	مکرم چوہدری دین محمد صاحب سابق تلونڈی جھنگلاں	۷۰-۰-۰
۱۸۰۹	مکرم محمد شفیع صاحب ایضاً	۱۰-۰-۰
۱۸۱۰	چوہدری غلام محمد صاحب ولد علی محمد صاحب بسرئے۔ ضلع گورداسپور	۳۰-۰-۰
۱۸۱۱	مولوی علی محمد صاحب کاہنوان ضلع گورداسپور	۱۵-۰-۰
۱۸۱۲	سلیم احمد صاحب ایضاً	۲-۰-۰
۱۸۱۳	نعیم احمد صاحب ایضاً	۱-۰-۰
۱۸۱۴	چوہدری رحمت علی صاحب سابق پٹھانکوٹ	۱۰۰-۰-۰
۱۸۱۵	مکرم عظیم بخش صاحب لونگووال ضلع گورداسپور	۲۰-۰-۰
۱۸۱۶	ملک محمد اکرم صاحب ودالیال ضلع جہلم	۴۲-۰-۰
۱۸۱۷	ماسٹر عبدالرحمان صاحب اوکاڑہ	۲۵-۰-۰

کہ فوج صرف اس صورت میں تعاون کریگی۔ اگر پورا کنٹرول اس کے حوالے کردیا جائے۔ یہ محسوس کیا جارہا تھا۔ کہ اگر کنٹرول ان کے حوالے کردیا گیا۔ تو زیادہ خونریزی ہوگی۔ یہ دو مختلف وجوہات نہیں ہیں۔ کیونکہ حکومت کی خواہش خونریزی کے خدشے پر مبنی تھی۔ یہ کافی حد تک درست ہے۔ کیونکہ ۶ مارچ کو بھی جب صورت حال ہر طرف سے بے قابو تھی۔ مسٹر دولتانہ نے فوج کو قبضہ دینے کے لئے اعتراف شکست کو ترجیح دی۔ کیونکہ معلوم دیتا ہے۔ کہ سول حکام نے اسی طرح معاملے پر غور کیا تھا۔

چیف سکرٹری کا نظریہ

حافظ عبد المجید چیف سکرٹری نے اس معاملے پر ایک باہر کے آدمی کی حیثیت سے تبصرہ کیا۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ اندرون شہر کو پابندی کے حکم سے مستثنےٰ کیوں قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نافذ کرنا تھا۔ اور ان سے ہی یہ پوچھا جانا چاہیئے۔ میں نے فوراً اندرون شہر کو مستثنےٰ قرار دینے پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

مسٹر غیاث الدین احمد کا نظریہ یہ تھا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور انسپکٹر جنرل کو دوسرے افسروں اور وزیروں سے قطع نظر آزادانہ کارروائی کرنا چاہیئے تھی۔ یہ درست ہے کہ اس وقت مسجد وزیر خاں ساری مصیبت کا گڑھ تھی۔ لیکن یہ محسوس کیا جاتا تھا۔ کہ پولیس کے لئے وہاں کارروائی کرنا ممکن نہیں تھی۔ (فوج کے متعلق پوچھا گیا) مجھے معلوم نہیں۔ کہ آیا فوج سے اس خاص مسئلے پر مشورہ لیا گیا تھا۔ یا اسے اندرون شہر میں جانے کے لئے کہا گیا ہو۔ لیکن انسپکٹر جنرل کی رائے یہ تھی۔ کہ تقسیم کے پہلے بھی اندرون شہر میں تنگ گلیوں اور گنجان عمارتوں کی وجہ سے کارروائی کرنا قابل عمل نہیں تھا۔ ...... یہ درست ہے۔ کہ مارشل لاء کے بعد فوج نے اندرون شہر میں کارروائی کی۔ لیکن انہوں نے وہاں چار بریگیڈ بھیجے۔ اور اس کے بعد بھی انہیں کچھ دیر انتظار کرنا پڑا۔ ...... یہ درست ہے کہ دستے مارشل لاء سے پہلے بھی میسر تھے۔ ...... میں نے سول حکام کی طرف سے اس خاص صورت حال کو فوج کے حوالے کرنے میں کوئی پس وپیش نہیں دیکھی۔ لیکن اس سوال کا جواب زیادہ مناسب طریقے سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور انسپکٹر جنرل دے سکتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا بیان

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا۔ میں نے ۲ مارچ کے حکم سے اندرون شہر کو مستثنےٰ قرار دے دیا تھا۔ کیونکہ وہاں گڑبڑ کا کوئی امکان نہ تھا۔ وہاں اس کا بہت کم امکان بھی نہیں تھا۔ "کم از کم سید فردوس شاہ (ڈی۔ ایس۔ پی) کے قتل کے بعد بہت کا لفظ استعمال کرنے سے بہت زیادہ احتیاط چاہیئے تھی جب انہیں یہ یاد دلایا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ چار مارچ کی شام کو انہوں نے اندرون شہر کو بھی شامل کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اور کہ انہوں نے اس کے مطابق کرفیو آرڈر پاس کیا۔ جب ہم نے کرفیو آرڈر دیکھا۔ تو اس میں سرکلر روڈ کے گرد ونواح کا علاقہ نہیں تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا کرفیو آرڈر میں شہر بھی شامل ہے۔ انہوں نے اپنے پہلے جواب کو درخور اعتنا کرتے ہوئے کہا مجھے اندرون شہر میں کرفیو نافذ کرنے کی تلقین نہیں کی گئی تھی۔ جس کے نتیجے کے طور پر بہت کم کے متعلق یا گڑبڑ کے متعلق بیان ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا۔ کہ اندرون شہر کو مستثنےٰ قرار دینے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہاں نفاذ نہیں ہو سکتا تھا۔ بلکہ یہ کہ انہیں پولیس نے کہا ہی نہیں تھا۔ تاہم جب انہیں ایس۔ ایس۔ پی کا بیان دکھایا گیا۔ کہ اندرون شہر کو اس لئے مستثنےٰ قرار دیا گیا۔ کیونکہ انسپکٹر جنرل سمجھتے تھے۔ کہ اس علاقے میں ہو سکتا ہے۔ اس حکم کو نافذ نہ کیا جا سکے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ صحیح پوزیشن ہے۔ نتیجے کے طور پر انہوں نے کہا۔ کہ جو بھی صحیح پوزیشن ہو۔ ہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر تکیہ نہیں کر سکتے۔ تب ان سے سوال کیا گیا۔ کہ اگر وہ صحیح پوزیشن تھی۔ تو انہوں نے فوج کی امداد کے لئے کیوں نہ کہا۔ انہوں نے کہا۔ کہ فوج پہلے ہی طلب کی جا چکی تھی۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں۔ کہ فوج تیار رکھی گئی تھی۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ اس علاج کو جو میسر تھا۔ مرض کے لئے استعمال کیوں نہ کیا گیا۔ نیم علاج کو کیوں استعمال میں لایا گیا۔ کیونکہ یہ نیم علاج سے بھی بُرا ہے۔ کہ فوج کو اس وقت کوتوالی بھیج دیا جائے۔ جب وزیر خاں کی مسجد خطرناک جگہ ہو۔

انہیں پھر پوچھا گیا۔ کہ پولیس کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے آپ نے مسجد وزیر خاں کو صاف کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ "میرا فرض حکم پاس کرنا تھا۔ اور عملی کام پولیس نے کرنا تھا۔ اس نے مجھے پُر امید کر دیا۔ اور ہم نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا انہوں نے کوئی حکم پاس کیا تھا۔ لیکن ان کا جواب یہ تھا۔ "حکم پاس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم سب پر واضح تھا۔ کہ مسجد کو صاف کرنا چاہیئے۔ اور پولیس اس سے باخبر تھی"۔ ایک دوسری جگہ انہوں نے مسجد کے متعلق کہا۔ ہم سب کو علم تھا۔ کہ یہ بڑا خطرہ ہے۔ اور پولیس اپنے فرض سے پوری طرح باخبر تھی۔ اور اسے میرے رسمی حکم کی ضرورت نہیں تھی۔ دراصل کرفیو پہلے ہی نافذ کیا جا چکا تھا۔" اور ابھی تک کرفیو میں شہر کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ ان سے پوچھا گیا۔ کیا آپ سمجھتے تھے۔ کہ پولیس اس میدان میں اپنے فرض میں ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ میں نہیں کہوں گا۔ کہ وہ مسجد کو خالی کرنے کے متعلق بہترین ذرائع معلوم کرنے پر غور کرتے رہے ہیں۔ ...... اس مسئلے پر نیازی کی ۲ اور ۳ مارچ کی دھوئیں دھار تقریروں کے بعد غور کیا گیا۔ اور اس پر ڈی۔ ایس۔ پی کے قتل کے بعد مزید غور کیا گیا۔"

سوال:۔ کیا اس شدید غور سے کسی واضح چیز کا علم ہوا تھا۔

جواب:۔ پولیس نے کوئی کارروائی ضرور کی ہوگی۔ ...... مجھے کسی خاص حکم کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ ہم سب خطرے سے باخبر تھے۔ ...... یہ درست ہے۔ کہ میں پولیس کا سربراہ ہوں۔ لیکن پولیس نے صورت حال سے نپٹنے کے لئے ضرور کوشش کی ہوگی۔ اور میں نے بھی ایک طریقے سے کوشش کی۔

انہوں نے بعض خواتین اور شریف آدمیوں کو ۶ مارچ کو مسجد میں بھیجا۔ جماعت اسلامی کے وکیل چوہدری نذیر احمد خاں نے سوچا۔ کہ زیادہ زور خواتین پر ہے۔ اور انہوں نے پیروڈی میں ایک رباعی پڑھی۔ جس میں سے ہم ذیل میں یہ درج کرتے ہیں:۔

زنے از غیب بروں آید وکارے بکند

لیکن پولیس پر اس قدر زور تھا۔ کہ ہم نے ان سے پوچھا۔ کہ اگر لاہور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بغیر ہوتا۔ تو کیا پولیس کے لئے اس سے کوئی فرق پڑتا۔ انہوں نے کہا۔ اس سے فرق پڑتا۔ کیونکہ یہاں پر ان کو کارروائی کے متعلق ہدایت دینے والا یا ان کی سرگرمیوں کی نگرانی کرنے والا کوئی نہ ہوتا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سے اپنے سوالات جاری رکھتے ہوئے عدالت نے ان سے سوال کیا۔ آپ نے کیا پولیس کی کارروائی کی راہنمائی کی تھی۔

جواب:۔ جی نہیں کیونکہ ان کی راہ میں کوئی دشواری ضرور رہی ہوگی۔ (باقی)

اُنیس ہزار تین سو جائدادوں میں آبادکاری کا کام تکمیل کو پہنچ گیا

لاہور ۱۰ جولائی: حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ پنجاب میں اُنیس ہزار دو سو چھیاسی جائدادوں میں آبادکاری کا کام پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا گیا ہے۔ صوبے میں کل گیارہ لاکھ ۹۳ ہزار چھ سو چھیانوے کلیم فارم رجسٹر ہوئے تھے۔ جن میں سے دس لاکھ چالیس ہزار سات سو اکہتر دعویداروں کو بتیس لاکھ انتیس ہزار پانچسو ۱۲ ایکڑ زمین پر آباد کیا گیا۔ ۳۱ مئی ۱۹۵۴ء تک فیصل شدہ دعاوی کا تناسب تراسی اعشاریہ ۸ فی صد تھا۔ اس کے علاوہ ایک لاکھ اسی ہزار چھ سو چھیانوے ایکڑ اراضی پر مشتمل پینتیس ہزار اٹھارہ دعاوی فارموں کے سلسلہ میں ابتدائی تجاویز کی گئی ہیں۔

سنٹرل ریکارڈ روم میں مصدقہ فارموں پر کل چار لاکھ نواسی ہزار چھ سو بیس اعتراضات موصول ہوئے تھے۔ جن میں سے ۴ لاکھ اسی ہزار اٹھارہ اعتراضات کی اب تک تصدیق ہو چکی ہے اور تھوڑے سے اعتراضات باقی رہ گئے ہیں۔

ہندوستانی سفیر متعینہ امریکہ ہندوستان روانہ ہو گئے

نیویارک ۱۰ جولائی: ہندوستانی سفیر متعینہ امریکہ مسٹر مہتہ بذریعہ طیارہ براہ لندن ہندوستان کو روانہ ہو گئے۔ وہ حکومت ہند سے امریکہ اور جنوب مشرقی ایشیا کے عام حالات پر گفتگو کریں گے۔ ہوائی اڈہ پر ان سے اس خبر پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا کہ ہندوستان کے سرکاری حلقوں میں یہ جذبہ بڑھ رہا ہے کہ امریکہ سے مزید امداد نہ لی جائے کیونکہ اس سے ہندوستان کی غیر جانبداری پر اثر پڑتا ہے۔ جواب میں انہوں نے اس امر سے متعلق وزیر اعظم ہند کے ایک بیان پر توجہ دلائی اور کہا۔ کہ یہ بیان بہت اچھا ہے۔

مجلس قانون ساز کے ممبران کو اُردو میں تقریر کرنے کا حق دیا جائے

پٹنہ ۱۰ جولائی: گذشتہ ہفتہ یہاں اُردو کو بہار کی علاقائی زبان قرار دینے کا مطالبہ کرنے کے لئے ایک کنونشن منعقد ہوا جس کی صدارت پنڈت کشن پرشاد کول نے کی۔

کنونشن میں صدر جمہوریہ ہند کو دس لاکھ دستخطوں سے ایک یادداشت پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جلسہ میں ہندو، مسلم اور سکھ مقررین نے تقاریر کیں۔ کہا گیا کہ بہار میں اُردو بولنے والوں کی تعداد ۸۰ لاکھ ہے۔ کنونشن میں مطالبہ کیا گیا کہ اُردو بولنے والوں بچوں کے لئے فارسی رسم الخط میں ثانوی جماعتوں سے یونیورسٹی تک اُردو پڑھانے کا کافی انتظام کیا جائے جس اسکول میں اُردو بولنے والے بچوں کی تعداد ۴۰ ہو وہاں ان کی تعلیم کے لئے خصوصی انتظامات کئے جائیں سرکاری دفاتر اور عدالتوں میں اُردو کے استعمال کی اجازت دی جائے مجالس قانون ساز میں ممبران کو اُردو میں تقاریر کرنے کا اختیار دیا جائے انتخابی فہرستیں سرکاری پریس نوٹ اور سرکاری اشتہارات اُردو و ہندی دونوں میں شائع کئے جائیں۔

دہلی اور چار بڑے شہروں کے امن کو تباہ کرنیکا منصوبہ

گاؤکشی کے نام پر ستیہ گرہ کا ڈھونگ

احمد آباد ۱۰ جولائی: جنم اشٹمی ۲۱ اگست سے دھرم رکھشا پریشد ہندوستان کے ۴ بڑے شہروں دہلی کلکتہ۔ بمبئی۔ احمد آباد اور متھرا میں گاؤکشی کے خلاف ستیہ گرہ شروع کرے گا۔

یہ ستیہ گرہ بیک وقت شروع کیا جائے گا۔

دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ ستیہ گرہ پُرامن اور مبنی بر عدم تشدد ہو گا۔ سوامی کرپاتری جی صدر دھرم رکھشا پریشد نے کل اس امر کا اعلان کیا اور بتایا گیا کہ ستیہ گرہ کی شکل یہ ہو گی کہ مقامی حکام کو مطلع کرنے کے بعد ذبحوں پر والنٹیروں کے دستے ستیہ گرہ شروع کریں گے دہلی میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے مکان پر پُرامن ستیہ گرہ کیا جائے گا۔

سوامی جی نے کل اس سلسلہ میں یہاں دو جلسوں کو خطاب کیا۔ اور تمام ہندوؤں سے گاؤکشی کو بند کرنے کے لئے اپیل کی۔

وزیر اعظم لنکا امریکہ جائیں گے

کولمبو ۱۰ جولائی: وزیر اعظم لنکا مسٹر کوٹلوالہ نے آئزن ہاور کی امریکہ کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ وہ دسمبر کے شروع میں امریکہ جائیں گے اور ۶ سے ۱۰ دسمبر تک واشنگٹن میں رہیں گے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع میں تمام غیر کمیونسٹ ممالک شامل ہو سکیں گے

مسٹر ڈلس کا بیان

واشنگٹن ۱۰ جولائی: امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کل اس امید کا اظہار کیا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے سوال پر جو انگلو امریکی مذاکرات ہو رہے ہیں وہ اس ہفتہ ختم ہو جائیں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی نظام میں ایشیائی ممالک کے علاوہ دوسرے ممالک بھی دلچسپی لیں گے۔ جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق جو معاہدہ قائم کیا جائے گا اس میں تمام غیر کمیونسٹ ممالک شامل ہو سکیں گے۔

پنجاب کا زمیندار طبقہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی بے لوث خدمات کا دل سے معترف ہے

نہری قضیہ کے مذاکرات کیلئے چوہدری صاحب موصوف کو منتخب کر کے حکومت نے نہایت صحیح قدم اُٹھایا ہے

لاہور اور شیخوپورہ کے معزز زمینداروں کے ایک نمائندہ اجتماع کی قرارداد

لاہور: پچھلے دنوں ضلع لاہور اور ضلع شیخوپورہ کے معروف زمینداروں نے ایک اجلاس میں بھاکرہ نہر کی جانب دریائے ستلج کا رُخ پھیرنے اور اس طرح پاکستان کی لاکھوں ایکڑ زمین کو بنجر بنانے کے سلسلے میں بھارت کے یکطرفہ اقدام پر انتہائی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے ساتھ ہی اس امر کو سلی بخش قرار دیا۔ کہ حکومت نے وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو بلا تاخیر امریکہ پہنچ کر یہ معاملہ عالمی بنک کے سامنے پیش کرنے اور اُن سے تبادلہ خیالات کرنے پر مامور کیا ہے۔ انہوں نے وزیر خارجہ پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ آنریبل وزیر خارجہ نے ہر نازک موقعہ پر کامل وفاداری اور عرق ریزی کے ساتھ پاکستان کی خدمت کی ہے۔

ان کی منظور کردہ قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔

"ہم اضلاع لاہور و شیخوپورہ کے زمیندار نہری پانی کی تقسیم کے بارے میں بھارتی حکومت کی غیر منصفانہ روش اور خلاف انسانیت پالیسی کی پُرزور مذمت کرتے ہیں بھاکرہ نہر کی جانب دریائے ستلج کا رخ موڑنے کے سلسلے میں بھارتی حکومت کے حالیہ فیصلے سے صورت حال انتہائی خطرناک اور ناقابل برداشت حد تک خراب ہو گئی ہے یہ اقدام سرحد کے اس پار لاکھوں لاکھ ایکڑ زمین کو بنجر بنانے کی غرض سے کیا گیا ہے۔

حکومت پاکستان نے صورت حال کی نزاکت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو عالمی بنک کے حکام کے ساتھ اس بارے میں تبادلۂ خیالات کرنے اور پاکستانی نقطۂ نظر پیش کرنے پر مامور کر کے نہایت صحیح قدم اُٹھایا ہے۔

آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان زمینداران پنجاب کے حقیقی نمائندے ہیں۔ اس موقع پر ہم چوہدری صاحب موصوف کی مسلمہ اہلیت اور دیانت میں اپنے دلی اعتماد اور یقین کا ایک بار پھر اظہار کرتے ہیں پنجاب کا زمیندار طبقہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اُن بے لوث اور گرانمایہ خدمات کا جو موصوف نے ہر آڑے وقت پر قوم و ملک کی سرانجام دی ہیں تہِ دل سے معترف ہے۔ اور ان کا انتہائی شکرگزار ہے۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷ جولائی ۱۹۵۴ء)

کمیونزم کے مقابلے کیلئے عملی تجاویز بھیجوائیے

صدر پاک امریکن گڈول لیٹرز آرگنائزیشن کی اپیل

پشاور ۱۰ جولائی: پریذیڈنٹ صاحب آل پاکستان پاک امریکن گڈول لیٹرز آرگنائزیشن نے پاکستان کے اہل علم حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ مذکورہ ادارہ کو ایسی قابل عمل تجاویز بھیجیں جن کی مدد سے سرزمین پاکستان کو کمیونزم کے بڑھتے ہوئے سیلاب سے محفوظ رکھتے ہوئے عوام کو ایک وفادار اور امن پسند شہری بنایا جا سکے۔ ان کا ارسال کردہ مراسلہ درج ذیل ہے:

"آل پاکستان پاک امریکن گڈول لیٹرز آرگنائزیشن نے کافی غور و فکر کے بعد یہ طے کیا ہے کہ پاکستان بھر سے کمیونزم کو ختم کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں پاکستانی عوام اور خاص طور پر پاکستانی مفکروں سیاستدانوں، قومی رہنماؤں عوامی لیڈروں، مذہبی پیشواؤں اور نوجوانوں کو دعوت فکر دی جاتی ہے کہ وہ قابل عمل تجاویز بھیجیں جن سے سرزمین پاکستان کو کمیونزم کے بڑھتے ہوئے سیلاب سے بچاتے ہوئے پاکستانی عوام کو ایک وفادار اور امن پسند شہری بنایا جا سکے۔

تمام تجاویز ہمارے دفتر میں ۳۱ جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں ان تجاویز پر ایک بورڈ غور و خوض کرے گا۔ اور پھر تمام معقول اور قابل عمل تجاویز پر عمل درآمد کرنے کے لئے حکومت پاکستان کا تعاون حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

امید واثق ہے کہ پاکستانی عوام مکمل تعاون کا ثبوت دیتے ہوئے پاکستان کی خوشحالی کا باعث بنیں گے۔

(پریذیڈنٹ آل پاکستان۔ پاک امریکن گڈول لیٹرز آرگنائزیشن چوتھی منزل کیفی برادرس مارکیٹ۔ پشاور شہر)

فرانسیسی ہند کی بستیوں کے متعلق مذاکرات

فرانس نے کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی

پیرس ۱۰ جولائی: فرانس نے فرانسیسی ہند کی بستیوں کے متعلق ہندوستان سے مذاکرات شروع کرنے کی جو درخواست کی تھی۔ وہ ڈپلومیٹک ذرائع سے حکومت ہند کے حوالے کر دی گئی ہے۔ اس درخواست کا فیصلہ کابینہ فرانس نے دو روز پیشتر کیا تھا۔ درخواست میں کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی گئی صرف مذاکرات شروع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے تاکہ معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو سکے۔